مزارِ مبارک
حضرت غزالئ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

غزالئ زماں، رازئ دوراں حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ
کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی سیرت مبارکہ کے چند گوشے بنام

فیضانِ علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

شعبہ فیضانِ اولیاء و علما

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

فیضانِ علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

دُرُود شریف کی فضیلت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ رسالہ "101 مدنی پھول" میں درود شریف کی فضیلت نقل فرماتے ہیں: رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، رَحمتِ عالَم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قِیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سِوا کوئی سایہ نہیں ہو گا، تین شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: (۱) وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲) میری سُنّت کو زِندہ کرنے والا (۳) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔"[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جُمادَی الْاُولٰی ۱۴۰۱ھ بمطابق اپریل 1981ء کا واقعہ ہے کہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ایک زبردست سُنّی عالمِ دین رہا کرتے تھے۔ ایک بار اچانک انہیں آنت میں درد کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے آپریشن کا فیصلہ کیا چنانچہ انہیں بے ہوش کر دیا گیا۔ کامیاب آپریشن کے بعد ہوش آتے ہی نماز کے وقت کے متعلق دریافت

---

1 ... البدور السّافرۃ فی امور الآخرۃ للسیوطی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶

فرمایا، پھر بستر پر لیٹے لیٹے ہی اشارے سے نماز ادا فرمائی۔ نماز کے بعد پھر غشی طاری ہو گئی۔ کافی دیر بعد ہوش آیا تو سب سے پہلے نماز کے وقت کے بارے میں ہی سُوال فرمایا اور لیٹے لیٹے نماز ادا فرمائی۔ آنت کی تکلیف اور آپریشن کے باعث شلوار نہ پہن سکتے تھے اس لیے ٹانگوں پر صرف چادر ڈال دی گئی تھی۔ جب محسوس فرمایا کہ ٹانگوں میں شلوار نہیں ہے تو اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی۔ اِن کی کیفیت اُن کے ایک صاحبزادے سمجھ گئے اور شلوار پہنانے لگے۔ بے خیالی میں انہوں نے بائیں طرف سے ابتدا کر دی تو اُن عالِمِ دین نے آنکھ کے اشارے سے منع کرتے ہوئے سمجھایا کہ پہلے دائیں ٹانگ میں شلوار پہناؤ کہ یہ سنّت ہے۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا آپ جانتے ہیں کہ اَدائیگی نماز اور اِتّباعِ سنّت کا اس قدر اعلیٰ جذبہ رکھنے والے اور سخت تکلیف اور اضطراب میں بھی سنّت پر عمل کے لئے فکر مند ہونے والے یہ سُنّی عالِمِ دین کون تھے؟

بیماری اور تکلیف کے باوجود فرائض و سنن کی ادائیگی کی تڑپ رکھنے والے یہ عالِمِ دین غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں، مُحَقِّقِ عصر، ضیغمِ اسلام، مُحسِنِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا سیّد اَحمد سعید شاہ کاظمی چشتی قادری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی تھے۔ سطورِ آئندہ میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیاتِ مبارکہ کے چند پہلوؤں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۵۵ ملخصاً

ابتدائی تعارف اور بچپن

ولادت باسعادت

غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں حضرت علامہ مولانا سیّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ۴ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ بمطابق 1913ء میں ضلع مراد آباد (یوپی) ہند کے علاقے امروہہ شریف میں صبح ۴ بجے دنیا میں جلوہ گر ہوئے۔[1]

اسمِ گرامی اور سلسلۂ نسب

غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا اسم گرامی سید اَحْمَد سعید ہے اور مشہور نام علامہ سیّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے: ”سیّد اَحْمَد سعید کاظمی بن سیّد مختار اَحْمَد کاظمی بن سیّد یوسف علی چشتی بن سیّد شاہ وصی اللہ نقشبندی مجددی بن سیّد صبغۃ اللہ نقشبندی بن سیّد سیف اللہ شاہ چشتی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِم“

آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا سلسلۂ نسب ۳۷ واسطوں سے حضرت سیّدنا امام موسیٰ کاظم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اور ۴۴ واسطوں سے سردارِ دوجہاں، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے جاملتا ہے۔ غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا مبارک خاندان مغل بادشاہ اکبر اعظم کے دور میں دہلی میں آباد ہوا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اُتر پردیش ضلع مراد آباد کے مضافاتی علاقے امروہہ میں آباد ہوگئے۔[2]

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۳۲

2 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۲۵ ملخصاً

والد کی دعا کا اثر

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار بچپن میں والدِ محترم سَیِّد مختار اَحْمَد کاظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے اپنا عمامہ شریف اتار کر میرے سر پر رکھ دیا اور اس پر تھپکی کے انداز میں اپنا دستِ شفقت پھیرتے ہوئے فرمایا: میرا یہ بچہ بہت بڑا عالم بنے گا، بہت بڑا عالم بنے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور ہے کہ اولاد کے حق میں والدین کی دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ والدین کو اپنی اولاد کے لئے دنیوی بہتری کے ساتھ ساتھ اُخروی کامیابی کی دُعا بھی کرنی چاہیے۔ بعض والدین اپنی اولاد کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بددعا دے ڈالتے ہیں پھر جب یہ بددعائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں تو یہی والدین ان کی اصلاح کے لئے لاکھوں جَتَن کرتے ہیں۔ حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوب میں نقل فرماتے ہیں: ایک آدمی حضرت سیِّدنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بچے کی شکایت کی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے خلاف بددعا کی ہے؟“ اس نے کہا: جی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم نے خود ہی اسے برباد کر دیا ہے، بچے کے ساتھ نرمی اختیار کرنا ہی اچھا کام ہے۔ (2) لہٰذا والدین کو چاہیے اپنی اولاد کو ہرگز بددُعا نہ دیں بلکہ دعاؤں سے ہی نوازا کریں کہ والدین کی دُعائیں اولاد کو

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۲۷

2 ... مکاشفۃ القلوب، الباب التاسع والثمانون، فی بر الوالدین وحقوق الاولاد، ص ۲۸۰

کہاں سے کہاں پہنچا دیتی ہیں جیسا کہ علامہ کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ القَوِی کے والد کی دُعا آپ کی کامیابی کا سبب بنی۔

سایۂ پدری اٹھ گیا

غزالیِ زماں حضرت علامہ سَیِّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عمر مبارک تقریباً ۶ سال تھی کہ والدِ محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا، آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ اور برادرِ مُکَرَّم حضرت علامہ سید محمد خلیل شاہ کاظمی چشتی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے زیرِ سایہ ہوئی۔[1]

کچھ برادرِ اکبر کے بارے میں

غزالیِ زماں رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے برادرِ اکبر حضرت علامہ سید محمد خلیل شاہ کاظمی چشتی رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیّد عالمِ دین، فاضلِ جلیل، عظیم مُحَدِّث اور صاحبِ نظر درویش مَنِش انسان تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہ جہان پور کے مدرسہ بحر العلوم اور امروہہ کے مدرسہ مُحَمَّدِیہ حَنفیہ میں درس و تدریس فرماتے تھے۔ شعر و شاعری سے بھی شغف تھا۔ ہمیشہ عشقِ رسول میں ڈوبی نعتیں کہا کرتے تھے۔[2]

اعلیٰحضرت نے دُعاؤں سے نوازا

حضرت علامہ سَیِّد محمد خلیل شاہ کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ القَوِی کے امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۲۷ ملخصاً

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۳۳ ملخصاً

حضرت علامہ مولانا شاہ امام اَحْمَد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اچھے تعلقات تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں آنا جانا تھا۔ ایک بار حضرت علامہ سَیِّد محمد خلیل شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (جو ابھی چھوٹے تھے) بھی ساتھ تھے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں اپنی گود میں اٹھالیا اور دیر تک اپنی دعاؤں اور شفقتوں سے نوازتے رہے۔[(1)]

برادرِ اکبر کا وصال

حضرت علامہ سَیِّد محمد خلیل شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۲ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ بمطابق 1970ء بروز ہفتہ صبح چھ بجے روزہ کی حالت میں دنیا سے پردہ فرماگئے۔[(2)]

دورِ طالب علمی

والدہ ماجدہ اور ابتدائی تعلیم و تربیت

مشہور ہے کہ بچے کی پہلی درس گاہ ماں کی گود ہوتی ہے۔ جن ہستیوں کی گود نے یہ حق ادا کیا ان میں سے ایک حضرت علامہ سَیِّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۲۷ ملخصاً

2 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۳۵

ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیم و تربیت کا فریضہ بحسن و خوبی انجام دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: میری والدہ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا میری تربیت کے دوران سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے سرکارِ دوجہاں، سرورِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے فرامین اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیّبہ کے واقعات ارشاد فرماتی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دینی علوم کا اکثر حصہ اپنی والدہ سے پڑھا، ہدایہ آخرین بھی آپ کی والدہ ماجدہ نے ہی پڑھائی۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے جب اس طرح کی مائیں ہوتی ہیں تو بیٹے بھی غزالیِ زماں اور رازیِ دوراں بنتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کی تاریخ ایسے روشن واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اولاد کو عِلْمِ دین سکھانے اور گھر کا ماحول سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے اسلامی بھائیوں کے ساتھ ساتھ اسلامی بہنوں کا بھی عِلْمِ دین کے زیور سے آراستہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فتن دور میں بھی تادمِ تحریر (رمضان المبارک ۱۴۳۵ھ) دعوتِ اسلامی 96 سے زائد شعبہ جات میں دینِ متین کی خدمت کر رہی ہے لاکھوں لاکھ اسلامی بھائی مدنی ماحول سے وابستہ ہیں، اسی طرح اسلامی بہنیں بھی مدنی ماحول کی برکتوں سے فیض پا رہی ہیں۔ اسلامی بہنوں کی درست اسلامی تربیت کے لئے انہیں دعوتِ اسلامی کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بھیجئے اور عِلْمِ دین کی مزید برکتیں حاصل کرنے کے لئے انہیں

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۲۷ ملخصاً

دعوتِ اسلامی کے تحت جامعات المدینہ للبنات میں داخلہ دلوائیں اور اپنے گھر میں عِلْمِ دین کی شمع روشن کریں۔ مدنی منّوں اور مدنی منّیوں کو مدرسۃ المدینہ اور دارالمدینہ میں داخلہ دلوایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے گھر میں مدنی ماحول قائم ہو جائے گا۔

برادرِ اکبر بحیثیت استاد و مرشد

حضرت علامہ سیّد محمد خلیل کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صرف بھائی ہی نہیں بلکہ استاد اور پیر و مرشِد بھی تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے والدہ ماجدہ کے بعد تقریباً تمام علوم وفنون برادرِ اکبر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پڑھے اور آپ ہی کے دستِ اقدس پر بیعت ہوئے۔[1]

فاقہ مستی میں بھی احادیث حفظ کرتے

غزالئِ زماں حضرت علامہ سَیِّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایام طالب عِلْمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ بچپن میں تعلیم کے بعد اکثر و بیشتر کھانے کو بہت کم ملتا تھا، اکثر فاقوں میں زندگی بسر ہوتی تھی اس حالت میں بھی روزانہ حدیث کے چالیس چالیس صفحات یاد کر لیا کرتا تھا۔[2]

دورِ طالب عِلْمی کا کارنامہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو زمانہ طالب علمی ہی میں تصنیف و تالیف کا شوق تھا

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص۲۸،۲۷ ملخصاً
2 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص۲۷

چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۴۴ھ بمطابق 1926ء ۱۳ سال کی عمر میں انتہائی علمی تحقیق رقم فرمائی۔ جس کا نام آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے "تَسبِیحُ الرَّحْمٰن عَنِ الکِذبِ وَالنُّقصَان" رکھا۔[1]

تقریب دستار بندی

۱۳۴۸ھ بمطابق 1929ء میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سولہ سال کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی دستار بندی شیخ المشائخ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی کچھوچھوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمائی۔ اس موقع پر خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی، مولانا نثار اَحْمَد کانپوری اور دیگر کئی علمائے کرام و پیران عظام عَلَیْہِم رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بھی موجود تھے۔ جنہوں نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خصوصی دعاؤں سے نوازا۔[2]

بیعت و خلافت

علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۳۴۷ھ بمطابق ۱۹۲۹ء میں اپنے برادرِ معظم محدثِ امروہہ حضرت علامہ سید محمد خلیل شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سلسلہ چشتیہ قادریہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو چشتی سلسلے میں خلافت اپنے برادرِ معظم اور قادری

---

1 ... حیات غزالی زماں، ص ۳۴

2 ... حیات غزالی زماں، ص ۳۴ ملخصاً

سلسلے میں خلافت شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیٔ اعظم ہند علامہ محمد مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن سے ملی۔ آپ زیادہ تر چشتیہ سلسلہ میں بیعت فرماتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مریدین سعیدی کہلاتے ہیں۔[1]

غزالیٔ زماں کا لقب

حضرت علامہ سیّد اَحمد سعید شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دنیا بھر میں غزالیٔ زماں کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ لقب آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو عظیم مُفَسِّرِ قرآن، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محدّثِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا سَیّد محمد اشرفی جیلانی کچھوچھوی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھرے مجمع میں اس وقت دیا جب کم و بیش ڈیڑھ سو جیّد علمائے کرام کی موجودگی میں حضرت علامہ کاظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی عِلْم و عرفاں کے دریا بہا رہے تھے۔ عوام کے جَمِّ غَفِیر نے مُحَدِّثِ اعظم ہند رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فرمان کی تائید فلک شگاف نعروں کے ذریعہ سے کی۔[2]

امروہہ سے مرکز الاولیاء لاہور سفر

1930ء میں سندِ فراغت پانے کے بعد باقاعدہ عملی زندگی میں قدم رکھا چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۴۹ھ بمطابق 1930ء میں مرکز الاولیاء لاہور تشریف لائے اور استاذ العلماء و المحدثین حضرت علامہ سید محمد دیدار علی شاہ مُحَدِّثِ اَلوَرِی،

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۲۸

2 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۲۱ ملخصًا

مُفسّرِ قرآن حضرت علامہ سیّد ابوالحسنات محمد اَحْمَد قادری اور مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت علامہ سیّد ابوالبرکات اَحْمَد قادری رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی جیسی جلیل القدر عِلْمی ہستیوں کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ (1)

درس وتدریس کا آغاز

جامعہ نعمانیہ میں تدریس

مرکزالاولیاء لاہور میں مختلف علماو مشائخ کی صحبت میسر رہی اسی اثنا میں ایک دن جامعہ نعمانیہ تشریف لے گئے۔ وہاں ایک درجے (کلاس) میں مولانا حافظ محمد جمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ عِلْمی مکالمہ ہوا تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جودتِ طبع (ذہانت) اور اِستحضارِ مسائل (مسائل کی یادداشت) کے ملکہ سے بہت متأثر ہوئے اور مہتمم جامعہ کے سامنے آپ کی قابلیت کا ذکر کیا۔ مہتمم صاحب نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جامعہ نعمانیہ میں تدریس کی پیش کش کی، جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے برادرِ معظم علامہ سَیّد محمد خلیل شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اجازت سے قبول فرمالیا۔ میدانِ تدریس میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی قابلیت و مہارت اور طلبہ کے آپ کی طرف میلان کا نتیجہ تھا کہ ایک وقت میں اٹھائیس اسباق کی تدریس بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول رہی۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1930ء میں باقاعدہ تدریس کا

---

(1) ... مقالات کاظمی، ص ۱۲ ملخصاً

آغاز فرمایا اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ سلسلۂ تدریس ساری زندگی مختلف مقامات پر جاری رکھا۔[1]

آبائی وطن واپسی

برادرِ اکبر اور آبائی وطن سے جدا ہوئے ایک سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔ یادِ وطن نے ستایا تو 1931ء میں آپ مرکزالاولیاء لاہور سے واپس امروہہ تشریف لے گئے اور وہیں مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں فرائضِ تدریس انجام دینے لگے۔[2]

مدینۃ الاولیاء ملتان شریف آمد

حضرت علامہ سیّد محمد خلیل شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہر پہلو سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تربیت فرمائی۔ برادرِ اکبر نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بزرگانِ دین اور صوفیا کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی بھی تربیت فرمائی۔ چنانچہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک درویش صفت بزرگ حضرت سیّد نفیر عالم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں وقتاً فوقتاً حاضر ہوتے اور آپ نے حضرت سیّد نفیر عالم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اپنا شیخِ صحبت بنالیا تھا۔ حضرت سیّد نفیر عالم رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر سال مدینۃ الاولیاء ملتان میں خواجہ غریب نواز سلطان الہند معین الدین حسن چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا عرس منعقد کیا کرتے۔ ایک بار عرس کے موقع پر حضرت کاظمی شاہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کی

---

1 ... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۲ ملخصاً
2 ... حیات غزالی زماں، ص ۳۸

دعوت دی گئی جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بَطِیبِ خاطر (خوشی خوشی) قبول فرمالیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان میں عِلْم و حکمت کے مدنی پھولوں کے گلشن کھلا دیے۔ عُشّاقانِ رسول کو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اندازِ بیان اس قدر بھایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف ہی میں تشریف فرما رہنے کی اِستدعا کرنے لگے۔ بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اہلِ عقیدت کے پیہم اصرار پر ان کی عرض قبول فرمالی۔ یوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۵۴ھ بمطابق 1935ء میں مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں مستقل طور پر سکونت پذیر ہو گئے۔[1]

مدینۃ الاولیاء میں درس و تدریس کا آغاز

مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں قیام فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بلا تاخیر شمعِ عِلْمِ دین روشن کرنے کا انتظام فرمایا چنانچہ اپنے دولت خانے پر ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ تشنگانِ عِلْم کو کاظمی چشمے کا عِلْم ہوا تو دور دراز سے پیاس بجھانے کے لیے آنے لگے۔[2]

درسِ قرآن

نومبر 1935ء میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جامع مسجد فتح شیر بیرون لوہاری دروازہ میں درسِ قرآن کا آغاز فرمایا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی استقامت پر لاکھوں

---

1 ... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۳ ملخصاً

2 ... حیات غزالی زماں، ص ۴۶ ملخصاً

سلام کہ ایک دن بھی درسِ قرآن کا ناغہ یا تاخیر نہ فرمائی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسلسل اٹھارہ برس تک اس مسجد میں درسِ قرآن فرمایا۔ صرف بسم اللہ شریف پر چھ ماہ درس فرمایا۔[1]

درسِ حدیث

کچھ عرصہ بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت چپ شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مسجد میں درسِ حدیث کا آغاز فرمادیا چنانچہ پہلے مشکوۃ شریف اور اس کے بعد بخاری شریف کا درس مکمل فرمایا۔[2]

جن مساجد میں درسِ قرآن اور حدیث فرمایا

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کی تقریباً ۹ مساجد میں درس وبیاں کا سلسلہ جاری فرمایا جن کے نام یہ ہیں: (۱) مسجد فتح شیر بیرون لوہاری دروازہ محلہ قدیر آباد (۲) مسجد چپ شاہ (۳) جامع مسجد پھول ہٹ چوک شاہ مجید (۴) مسجد درکھاناں والی نواں شہر (۵) مسجد مرکزی انوار العلوم کچہری روڈ (۶) مسجد غوثیہ قادری، قلعہ کہنہ (۷) نوری مسجد ممتاز آباد (۸) شاہی مسجد عید گاہ (۹) مسجد دربار پیر ۔[3]

---

1 ... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۴ ملخصاً، غزالیٔ زماں کا طرز استدلال، ص ۴۹ ملخصاً

2 ... نور نور چہرے، ص ۱۴ ملخصاً

3 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۱۱۹

51 سال تک فی سبیل اللہ خطابت

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1935ء سے شاہی مسجد عید گاہ میں خطابت اور جمعہ و عیدین کی نماز کی امامت کے فرائض سنبھالے اور دمِ آخر تک تقریباً 51 سال فی سبیل اللہ یہ فرائض انجام دیتے رہے۔(1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سبحان اللہ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ والوں کی شان ہے۔ اگر تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو دورِ اسلاف ایسے واقعات سے بھرا پڑا ہے اور ان اسلاف کے فیوض و برکات سے حصہ پانے والے بندگانِ خدا آج بھی موجود ہیں جن کے پیشِ نظر فقط اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور دینِ اسلام کی خدمت ہے چنانچہ ایک بار جامعات المدینہ دعوتِ اسلامی کی تربیتی نشست کے موقع پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تربیت کرتے ہوئے اپنی امامت کا ذکر فرمایا جس کا خلاصہ ہے: میں نے شہید مسجد کھارادر میں تقریباً ۹ ماہ تک فی سبیل اللہ امامت کی اور نور مسجد (کاغذی بازار میٹھادر باب المدینہ کراچی) میں تقریباً ۱۰ سال تک امامت کا شرف حاصل ہوا۔ انہی دنوں دعوتِ اسلامی کی بِنا بھی پڑ چکی تھی اور درس و بیان کے لیے مختلف جگہ جانے کی وجہ سے اکثر نمازوں میں نہ پہنچ پاتا۔ امامت کے فرائض کما حَقُّہٗ ادا کرنا مشکل ہو گیا تو

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۱۲۱

میں نے وہاں سے معذرت کرلی اور دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مصروف ہوگیا۔ میرے دل میں یہ بات کھٹکتی تھی کہ میری امامت بالکل فی سبیل اللہ ہوجائے۔ چنانچہ اپنی بہن سے اس حوالے سے بات کی تو انہوں نے فرمایا کہ ٹھیک ہے گھی گرے گا تو کھچڑی میں گرے گا کے مصداق پیسے جائیں گے تو مسجد ہی میں جائیں گے اس میں ہمارا کیا نقصان لہٰذا میں نے ۱۰ سال کا اندازاً حساب لگایا تو 72000 روپے بنے۔ یہ ساری رقم مسجد کی خدمت کی نیّت سے مسجد انتظامیہ کے سپرد کردی۔ نیز مسجد انتظامیہ کے نام مکتوب بھی بھیجا کہ اس بات کو صیغۂ راز میں ہی رکھا جائے مگر انہوں نے خوش ہوکر اس مکتوب کی کاپیاں تقسیم کروادیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امیرِ اہلسنّت پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

عِلْمی مقام اور خدمتِ دین

عیسائی پادری کا قبولِ اسلام

شرفِ ملّت اُستاذُ العُلَما حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ فواد نامی ایک عیسائی پادری جو کہ ملک شام کا رہنے والا تھا تقریباً ہر سال پاکستان آیا کرتا۔ اس نے مختلف مکاتبِ فکر کے علما سے مناظرے بھی کیے مگر کسی سے مطمئن نہ ہوا۔ حسبِ معمول 1960ء میں جب وہ پاکستان آیا تو حضرت علامہ سید اَحْمد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں ٹھہرا۔ اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

کے سامنے قرآن کریم پر کچھ اعتراضات کیے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حقانیت و صداقتِ قرآن پر بکثرت دلائلِ عقلیہ و نقلیہ پیش فرمائے۔ دلائل و براہین کے کوہِ گراں کے آگے اسے دم مارنے کی جراَت نہ ہوئی اور بالآخر وہ مطمئن ہو گیا اور اسی وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دستِ مبارک پر توبہ کرکے مسلمان ہو گیا۔ اس نے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے عیسائیوں کو جمع کیا اور انہیں بھی دعوتِ اسلام دیتے ہوئے کہا کہ تم بھی مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ میں علامہ کاظمی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دلائل سے مطمئن ہو کر ان کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کرچکا ہوں۔ شرفِ مِلّت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ واقعہ 17 مارچ 1986ء بروز پیر شریف خود غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سید اَحْمد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سنایا اور یہی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری آخری ملاقات تھی جسے میں کبھی نہیں بھول سکتا۔[1]

جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں بحیثیت شیخ الحدیث

محکمۂ اوقاف نے علومِ اسلامیہ میں تَخَصُّص اور تحقیق کے لیے بہاولپور میں جامعہ اسلامیہ قائم کیا تو اس کے شعبہ حدیث میں بلند پایہ محقق اور حدیث و اصولِ حدیث پر مہارتِ تامّہ رکھنے والی شخصیت کی ضرورت تھی۔ محکمۂ اوقاف کی نظر غزالیٔ زماں علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر آکر ٹھہر گئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ

---

1 ... نور نور چہرے، ص ۲۱ ملخصاً

میں شیخ الحدیث کا منصب قبول کرنے کی درخواست کی گئی، مگر آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دیگر علمی مصروفیات کی وجہ سے انکار فرمادیا۔ مگر بعد میں محکمہ کے اصرار، اہلسنت کی نمائندگی اور مسلک کے تحفظ کی خاطر یہ عہدہ قبول کرلیا اور بعد کے حالات نے واضح کردیا کہ آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بروقت اور صحیح فیصلہ فرمایا۔

آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1963ء تا 1974ء ۱۱ سال تک جامعہ اسلامیہ میں بحیثیت شیخ الحدیث خدمات سرانجام دیں۔[1]

نیکی کی دعوت میں آنے والی تکالیف

مخالفین نے دین دشمنی کا ہر ہتھکنڈہ استعمال کیا مگر غزالیٔ زماں رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر اور آپ کے راستے میں نجاستیں ڈالی گئیں، گھر کے باہر سے کنڈی لگاکر محصور کیا گیا، یہاں تک کہ آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر کی نقب لگائی گئی اور آپ کی کتابیں چوری کرلی گئیں۔ مگر کسی صورت بھی آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس راہِ سرفروشی سے روک نہ سکے۔ مخالفین نے مخالفت اس لیے شروع کی تھی کہ غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں حضرت علامہ سیّد اَحمد سعید کاظمی شاہ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عِلْم و عرفاں کے میداں میں بڑھتی ہوئی مقبولیت کو ختم کیا جاسکے اور پیغامِ عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو روکا جاسکے۔ مگر وہ اپنی اس سازش میں ناکام رہے اور ہر طرف آپ رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عِلْم و فضل کا طوطی

[1] ... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۸ ملخصاً

بولنے لگا۔[1]

قاتلانہ حملہ

کچھ لوگوں نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بہاولپور کے ایک گاؤں میں بیان کی دعوت دی گئی جسے آپ نے قبول فرما لیا۔ چنانچہ ۳ محرم الحرام جمعۃ المبارک کے دن آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ وقت مقررہ پر جلوہ فرما ہوگئے۔ بیان کے دوران ہی شر پسندوں نے آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پر کلہاڑیوں سے حملہ کر دیا، جس میں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ شدید زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں زیرِ علاج رہے۔ مشائخِ کرام اور عقیدت مندوں نے بہت عرض کیا کہ مخالفین کے خلاف بیان قلم بند کروائیں مگر آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ایک ہی جواب دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

(پ۲، البقرہ: ۱۵۳)

آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے انتقامی کاروائی کیے بغیر اپنے دشمنوں کو معاف فرما دیا۔[2]

جامعہ کا قیام

جب غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ پر ہونے والے قاتلانہ حملے کی خبر پھیلی تو ہر

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۵۳ ملخصاً

2 ... مقالات کاظمی، ۱/ ۱۵ وغیرہ ملخصاً

طرف سے مُحِبِّیْن و مُعْتَقِدِین عیادت کے لیے آنے لگے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: "زندگی اور موت تو اس ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کے ہاتھ میں ہے مجھے اس حملے کا دکھ یا موت کا خوف نہیں۔ صرف ملال یہ ہے کہ کوئی مدرسہ قائم نہ کرسکا جو میرے لیے صدقۂ جاریہ ہوتا اور دین کا قلعہ بنتا۔" آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے محبِّ خاص منشی اللّٰہ بخش رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ عیادت کے لیے آئے ہوئے تھے انہوں نے یہ سنتے ہی دس ہزار روپے آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں پیش کیے اور ان کی اہلیہ نے بھی اپنے زیورات پیش کردیے۔ غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی اہلیہ محترمہ نے بھی اپنا تمام زیور اتار کر نذر کردیا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے اس رقم سے مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے وسط میں زمین خرید کر جامعہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی۔ 1944ء میں قائم ہونے والا یہ عظیم الشان جامعہ ۷۰ سال کی عمر دراز پاچکا ہے اور آج بھی عِلم و عرفان کے جام لٹا رہا ہے۔(1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے ہمیشہ صبر و استقامت کا دامن تھامے رکھا اور خدمت دین میں مصروف رہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ نیکی کی دعوت دینے اور مدنی قافلوں میں سفر کے دوران آنے والی ہر تکلیف اور پریشانی کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں اور اسلاف کی سیرت پر چلتے ہوئے صبر و رضا کا دامن تھامے رہیں اور حکمتِ عملی سے کام جاری رکھیں جب بھی کوئی تکلیف یا

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص۴۶ وغیرہ ملخصاً

رکاوٹ آئے تو اسلاف کی سیرت کو یاد کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں آج بھی موجود ہیں کہ جن کی حیات ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ جس کی زندہ مثال امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کے آغاز میں جس قدر تکالیف، رکاوٹوں اور پریشانیوں کا سامنا کیا بیان سے باہر ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دور دراز علاقوں میں نیکی کی دعوت کے لیے جاتے، بس کا کرایہ نہ ہوتا تو پیدل سفر فرماتے، کبھی کھانا ساتھ لے جاتے اور کبھی یوں ہی فاقہ کشی فرماتے۔ مسجد میں درس دینے کے لیے جاتے تو ناسمجھ لوگ دھکے دے کر مسجد سے نکال دیتے، برا بھلا کہتے۔ اس قدر مخالفتوں اور مشکل حالات میں بھی صبر واستقامت کا دامن نہ چھوڑا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دن رات محنت اور استقامت کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ آج یہی دعوت اسلامی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں دین کا پیغام عام کر چکی ہے۔

امیرِ اہلسنّت پر قاتلانہ حملہ

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی بڑھتی ہوئی شان وشوکت سے بَوکھلا کر بعض دشمنوں نے ۲۵ رجبُ المرجَّب ۱۴۱۶ھ شبِ پیر تقریباً ۱۲ بجے مرکزالاولیاء (لاہور) میں امیرِ اہلسنّت کی جان لینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر حملہ کیا۔ چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ سے ابھی

دین کا کام لینا تھا آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے محفوظ رہے مگر اس حملے کے نتیجے میں دو جواں سال مُبلِّغین الحاج اُحد رضا عطاری اور محمد سجّاد عطاری شہید ہو گئے۔ اسی طرح بعد میں بھی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو قتل کی دھمکیاں دی جاتی رہیں مگر آپ نے مدنی کام اور تیز کر دیا جس کی بہاریں آج ہمارے سامنے ہیں۔

اَخلاقِ حسنہ اور عاجزی وانکساری

غزالیٔ زماں حضرت علامہ مولانا سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ صحیح معنوں میں اخلاقِ نبوی کا عملی نمونہ تھے۔ جس کسی کو بھی آپ کے ساتھ کچھ وقت گزارنے کا اتفاق ہوا وہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کے حسنِ اخلاق کا گرویدہ ہو گیا۔

دل جوئی کا منفرد انداز

ایک مرتبہ ایک صاحب نے اپنے بھانجے کی شادی میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو مدعو کیا اور نکاح پڑھانے کی درخواست کی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے منظور فرمالی۔ نکاح کے لئے عصر اور مغرب کا درمیانی وقت طے کیا گیا۔ بارات آنے میں کچھ دیر ہو گئی، وہ صاحب مغرب کے بعد آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ کو لینے پہنچے تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حاجی صاحب آپ نے تو عصر کے بعد نکاح کا فرمایا تھا اب تو مغرب بھی ہو چکی، اب میرے پوتے کا عقیقہ ہے اور مہمان آئے ہوئے ہیں۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ میں نے عرض کی: عالی جاہ! کچھ دیر ہو گئی ہے، آپ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اچھا چلو، ابھی آپ نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کیے تھے صاحبزادوں نے عرض کی: ابا جان کپڑے تبدیل فرمالیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابھی آجاتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اطمینان سے نکاح پڑھایا، طویل دُعا مانگی۔ ان صاحب کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جلدی واپس جانا تھا کہ گھر میں مہمان آئے ہوئے تھے، اس کے باوجود اتنا وقت عطا فرمایا کہ ہم سب کا دل بے حد خوش ہو گیا۔ [1]

طلبہ اور غزالئ زماں

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کے ساتھ نہایت شفقت اور حسنِ اخلاق سے پیش آتے۔ اندازِ تدریس بالکل عام فہم اور آسان تھا، اسباق نہایت شفقت سے سمجھاتے۔ اپنے شاگرد کو مولانا کے لفظ سے یاد فرماتے تھے۔ اگر کسی طالبِ عِلْم سے کوئی کوتاہی ہو جاتی تو درگزر فرماتے ہوئے اس کی پردہ پوشی فرماتے اور اس کے حق میں دعائے خیر فرماتے۔ طلبہ سے تو اس قدر محبت تھی کہ بعض اوقات کھانا اور چائے تک خود پیش فرماتے۔ [2]

غریب پروری

ایک عالِم صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اندرون بوہڑ گیٹ (مدینۃ الاولیاء ملتان)

---

1 ... حیات غزالئ زماں، ص ۲۴۴ بتصرف

2 ... حیات غزالئ زماں، ص ۱۰۲ ملخصاً

سے ایک غریب آدمی حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے حصولِ برکت کے لیے گھر میں محفلِ میلاد کا اہتمام کیا ہے، آپ قدم رنجہ فرمائیں اور اپنے مواعظِ حسنہ سے ہمیں نوازیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے عشا کے بعد کا وعدہ فرما لیا، میں بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ہو لیا۔ ہم عشا کی نماز کے بعد اس شخص کے مکان پر پہنچے تو وہ ہمیں اپنے گھر کی دوسری منزل پر لے گیا اس وقت صرف چار پانچ افراد جمع تھے۔ یہ تھا وہ اجتماع جس سے غزالیٔ زماں نے بیان فرمانا تھا۔ حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی جبین پر شکن تک نہ آئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً ایک گھنٹہ بیان فرمایا۔ وہ شخص غربت کی وجہ سے کرایہ تک نہ دے سکا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکمل اطمینان اور سکون کے ساتھ واپس تشریف لائے اور راستے میں مجھ سے فرمایا: اگر میں اس وقت تقریر نہ کرتا تو اس شخص کی کتنی دل شکنی ہوتی اور اب وہ کتنا خوش تھا۔[1]

طلبہ سے حسنِ سلوک

عِلْم ایک ایسی دولت ہے کہ اس کی موجودگی میں شیطان تکبر کا ہتھیار لے کر بہت بری طرح حملہ آور ہوتا ہے۔ غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی عِلْم کا سمندر ہونے کے باوجود تکبر سے بہت دور تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہایت

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ٣٩٦

منکسرُ المزاج تھے۔ اپنے پرائے سب کے دکھ سکھ میں برابر شریک ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر آنے والے سے اس کے مقام و مرتبہ کے مطابق خندہ پیشانی سے ملتے اور بے پناہ مصروفیت کے باوجود کبھی آنے والوں سے خفانہ ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ علمائے کرام کے ساتھ کسی اہم موضوع پر محوِ گفتگو تھے کہ خادِم نے آکر اطلاع دی: تین طالبِ عِلْم ملاقات کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہایت مصروفیت کے باوجود طلبہ پر شفقت فرماتے ہوئے وقت نکالا اور علمائے کرام سے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے لیے طلبہ کو حاضر ہونے کا موقع دیا جائے ہو سکتا ہے انہیں کوئی ضروری کام ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شفقت و محبت کا یہ عالَم تھا کہ شاگردوں پر کبھی ناراضگی اور برہمی کا اظہار نہ فرماتے۔[1]

صلح میں پہل

ایک مرحوم واعِظ (جو غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے) ایک بار کسی بات پر ناراض ہو گئے، ملنا جلنا، آنا جانا سب تَرک کر دیا۔ حسنِ اتفاق کہ ایک بار حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی محفل میں مرکز الاولیاء لاہور تشریف لے گئے تو ان صاحب سے آمنا سامنا ہو گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بے اختیار

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۱۱۸ ملخصاً

ان کی جانب بڑھے اور فرمایا: حدیث میں ہے خَیۡرُکُم مَّنۡ یَبۡدَأُ بِالسَّلَامِ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔ اس کے بعد السلام علیکم کہتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ (1)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشہور ہے کہ جس درخت میں پھل لگا ہو وہ جھکا ہوا ہوتا ہے، عفوودرگزر اور اعلیٰ ظرفی کی ایسی مثال ہمارے اسلاف ہی کا حصہ ہے ہمیں بھی چاہئے اگر کبھی کسی سے ناراضی ہو جائے تو عفوودرگُزر سے کام لیتے ہوئے آگے بڑھ کر صلح کے لئے بازو پھیلا دیں کہ اسی میں عظمت اور آخرت کی بھلائی ہے۔ یقیناً لوگوں کے درمیان صلح کروانا عظیم مدنی کام ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ نفلی نماز، روزے اور صدقہ دینے سے بھی نہیں ہوتا، چنانچہ

حضرت سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے مروی ہے کہ اِمامُ النَّبِیِّیۡنَ وَالۡمُرۡسَلِیۡن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سے) ارشاد فرمایا: "کیا تمہیں نماز، روزے اور صدقہ دینے سے افضل کام کی خبر نہ دوں ؟ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان نے عرض کی، کیوں نہیں (اے اللہ کے رسول)۔ فرمایا: وہ کام صلح کروانا ہے اور فساد

1 ... حیاتِ غزالی زماں، ص ۲۵۷

پھیلانا تو (دین کو) مونڈنے والا (کام) ہے۔[1]

فی زمانہ صلح میں پہل کرنے کی ایک جھلک ہمیں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطّاؔر قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی ذات میں نمایاں نظر آتی ہے یہ ان دنوں کی بات ہے جب امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ موسیٰ لین باب المدینہ (کراچی) کے ایک فلیٹ میں رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ پڑوس میں رہنے والی خاتون کی آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے گھر والوں سے کچھ بدمزگی ہوگئی۔ اس خاتون نے اسی وقت گھر میں موجود شوہر کو سارا قصہ اپنے انداز میں جاسنایا۔ جس سے وہ بھڑک اٹھا اور خطرناک تیور لئے آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دروازے پر پہنچا اور آپ سے ملنے کا تقاضا کیا لیکن آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اس وقت راہِ خدا میں سفر کرنے والے مدنی قافلے میں سفر پر تھے۔ یہاں سے ناکام ہونے کے بعد وہ اس مسجد میں جاپہنچا جہاں آپ امامت فرماتے تھے اور آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی غیر موجودگی میں آپ کے خلاف شور مچانے اور واویلا کرنے لگا، ساتھ ہی ساتھ مختلف دھمکیاں بھی دے ڈالیں۔ جب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مَدَنی قافلے سے واپسی پر مسجد پہنچے تو آپ کو اس پڑوسی کے بارے میں بتایا گیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے تحمل مزاجی کا مظاہرہ فرمایا، کوئی انتقامی کارروائی نہ کی بلکہ اس کو منانے کی فکر میں لگ گئے۔ چند دن بعد مسجد سے

---

[1] ... مسند احمد، ۱۰/۴۲۲، حدیث: ۲۷۵۷۸

گھر جاتے ہوئے وہی شخص اپنے گھر کے باہر کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا نظر آیا آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسے دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گئے اور سلام کیا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر شدید غصے کے آثار نمودار ہوئے لیکن آپ نے اس کے غصے کی پرواہ کئے بغیر نہایت نرمی اور شفقت سے کہا، بھائی! آپ تو بہت ناراض دکھائی دیتے ہیں۔ آپ کا پیار بھرا انداز دیکھ کر اس کا دل پسیج گیا اور اس کی ناراضگی دور ہو گئی۔ یہاں تک کہ وہ باصرار آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنے گھر لے گیا اور ٹھنڈے مشروب سے آپ کی خاطر داری کی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غزالیٔ زماں اور دعوتِ اسلامی

غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں حضرت علامہ سَیِّد اَحمد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دعوتِ اسلامی اور بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے جب دعوتِ اسلامی کے نام سے تبلیغِ قرآن وسنّت کا کام شروع کیا تو کئی علمائے کرام نے تائید کی اور تائیدی مکتوب بھی دیے ان مُحِبَّانِ دعوتِ اسلامی میں حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی سرِ فہرست ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

---

(1) ... تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۴ بتغیر

شفقت کے بارے میں کچھ یوں رقم طراز ہیں:

غزالیٔ دوراں نے بھی تائیدی مکتوب سے نوازا اور دعوتِ اسلامی کے پہلے سالانہ اجتماع (ککری گراؤنڈلی مارکیٹ باب المدینہ کراچی) میں اپنے بیانِ عالیشان کے ذریعے عِلْمی جواہر لٹائے۔ حضرت غزالیٔ زماں کی لائق تقلید شفقت کی ایک مدنی جھلک ملاحظہ ہو:

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک مرید نے مجھے بتایا کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص وارد ہوا اور اس نے آپ (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) کی خامیاں بیان کرنے کی کوشش کی اس پر غزالیٔ دوراں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انتہائی انکساری کرتے ہوئے فرمایا: "بھائی سن اس وقت الیاس قادری دین کا وہ کام کر رہا ہے جو میں اور آپ نہیں کر سکے۔ ہاتھ اٹھاؤ دعا کرتے ہیں کہ الیاس قادری میں جو کچھ خامیاں ہوں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ دور فرمائے۔ یہ فرما کر غزالیٔ دوراں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ کے حق میں دعا کی حضرت غزالیٔ دوراں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے اس شخص کو مزید مخالفت کرنے کی ہمت ہی نہ پڑی۔[1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حُضور غزالیٔ زماں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کس طرح حکمتِ عملی کام لیا اور آنے والے کو امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مخالفت سے منع فرما دیا۔ یہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا احترامِ مسلم تھا کہ اپنے مسلمان بھائی کے خلاف کوئی بات سننا پسند نہ فرمائی۔ ہمیں اس سے درس ملتا ہے کہ

---

1 ... جہان رضا دعوت اسلامی نمبر اپریل 2011، ص ۱۸۵ ملخصًا

اگر کوئی ہمارے سامنے کسی مسلمان اور بالخصوص کسی سنّی عالمِ دین کی عیب جوئی کرنے لگے تو حکمت عملی سے اسے روک دیں اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے) کا فریضہ ادا کرتے ہوئے اسے علمائے کرام اور مسلمان بھائیوں کی غیبت و عیب جوئی سے باز رہنے کی تلقین کریں۔

غزالی ٔزماں کا پیغام اہلسنّت کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے جب دعوتِ اسلامی کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کرنا شروع کی تو غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمائے اہلِ سنّت کے نام ایک خط میں دعوتِ اسلامی کی حمایت اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دینے کی ترغیب دلائی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مکتوب کا خلاصہ ہے: ”الحمد للہ رب العالمین عرصہ دراز سے جس ضرورت کو سنّی محسوس کررہے تھے بِحَمْدِہٖ تَعَالٰی حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قادری زِیدَمَجْدُھُم کی مساعیٔ جمیلہ سے اب وہ پوری ہوتی نظر آرہی ہے ”دعوتِ اسلامی“ کے عنوان سے اس تحریک کا آغاز مُخلصینِ اہلسنّت نے حضرت مولانا ممدوح و موصوف کی قیادت میں کردیا ہے۔ ہمارے علما اور مشائخ و عمائد و عُظَمائے اہلِ سنّت کا فرض ہے کہ اس دعوت کو پاکستان کے گوشہ گوشہ میں پہنچائیں اور اس کے ساتھ بیرونی ممالک میں بھی اس دعوتِ اسلامی کو عام کریں۔ ہر سنّی کو یہ بات اچھی طرح یاد رہے دعوتِ اسلامی کے مُحرِّک مولانا محمد الیاس صاحب قادری مُتَصَلِّب سنی اور حضرت ضِیاءُ الْمِلَّۃِ وَالدِّین مولانا محمد

ضیاء الدّین صاحب قادری رضوی مہاجر مدنی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مرید ہیں۔ بلا تأمل ہر سنّی کو اس تحریک دعوتِ اسلامی میں شامل ہو کر اسے تقویت پہنچانا چاہئے۔"

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

آؤ علمائے دیں بہرِ تبلیغِ دیں ملکے سارے چلیں قافلے میں چلو
اولیائے کرام ان کا فیضانِ عام لوٹنے سب چلیں قافلے میں چلو

یہ دین کا کام ہے

حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نہ صرف مسجد و مدرسہ کی خدمت کی ترغیب دلاتے بلکہ جب بھی موقع ملتا اس کی سعادت بھی پاتے تھے۔ اس معاملے میں غرور و تکبر سے کوسوں دور اور عاجزی وانکساری سے مزیّن تھے۔ چنانچہ

ایک دفعہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جامعہ میں سالانہ اجتماع کے انتظامات کے موقع پر ایک محلے سے شاگردوں کے ہمراہ قالین لینے گئے۔ ایک گھر سے قالین لے کر شاگردوں کو دیئے۔ جب وہ طالب عِلْم قالین مدرسہ پہنچا کر لوٹے تو دیکھا کہ غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود بھی سر پر قالین اٹھائے آرہے ہیں۔ شاگردوں نے یہ عالم دیکھا تو رونے لگے اور عرض کی حُضور! یہ تکلیف کیوں فرمائی؟ تو فرمایا: یہ دین کا کام ہے اس سے کسی کی شان میں کمی نہیں آتی۔ (1)

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۵۷ ملخصاً

صبر و رضا

حُضور غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے خدمتِ دین میں ناز و نِعَم کو آڑے نہ آنے دیا اور طرح طرح کی تکالیف و مصائب کو برداشت کرتے ہوئے دین کی خدمت میں مصروف رہے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه شدید گرمی میں بھی دور دراز پیدل سفر کر کے جاتے اور لوگوں کو عِلْمِ دین سکھاتے۔ آج لوگ جہاں گاڑی میں بیٹھ کر بھی جانا گوارا نہیں کرتے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه وہاں بھی پیدل پہنچے۔ کوئی بھی حاضرِ خدمت ہو کر بیان کا وقت مانگتا فوراً وقت عطا فرما دیتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ طویل سفر کے باوجود بھی صاحبِ دعوت نے امتحاناً یا غربت کی وجہ سے زادِ راہ تک نہ دیا اور آئندہ سال پھر تاریخ لینے آیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے بغیر پس و پیش کیے دوبارہ وقت عطا فرما دیا۔[1]

سلام میں پہل اور عاجزی

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ لوگ ہمیں سلام کریں اور خود سلام میں پہل کرنا گوارا نہیں کرتے یا شاید اسے کسرِ شان تصور کرتے ہیں مگر غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس جب بھی کوئی حاضر ہوتا فوراً سلام کرتے اور کسی کے سلام کرنے کا انتظار نہ فرماتے چنانچہ

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه اسلامی بھائیوں کی تربیت کے لیے فرماتے ہیں: میں

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۱۴ ملخصاً

نے غزالیٔ دوراں علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یہ عمل ایک بار نہیں بلکہ بارہا دیکھا ہے کہ ہم جب بھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتے اس سے پہلے کہ ہم السلام علیکم کہتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سلام میں پہل فرماتے۔ غزالیٔ دوراں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی یہ عادت تھی کہ انتظار ہی نہیں کرتے تھے کہ یہ مجھے سلام کرے تو وہ مجھے سلام کرے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یوں اصلاح فرمایئے

ایک بار حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہی عید گاہ میں عصر کی نماز کے بعد تشریف فرما تھے اتنے میں ایک نوجوان آیا اور ننگے سر نماز شروع کر دی، اس نے جونہی نماز ختم کی ایک صاحب نے اس پر چڑھائی کر دی اور ننگے سر نماز پڑھنے پر خوب سَرزَنِش کی۔ لوگوں کے سامنے اچانک سرزنش پر نوجوان بیچارہ احساسِ ندامت سے مرا جارہا تھا اور وہ صاحب تھے کہ غصے سے مسلسل بولے جارہے تھے۔ حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ تمام منظر دیکھا، نوجوان کو فوراً اپنے قریب بلایا، دستِ شفقت سر پر رکھا، اپنے سینے سے لگایا اور پیار بھرے انداز میں تربیت فرمائی۔ پھر ان صاحب کو بھی پاس بلا کر اَحسن انداز میں سمجھایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پسینے کے قطرے جو کچھ دیر پہلے اشکِ ندامت بن کر نوجوان کی

پیشانی پر امنڈ آئے تھے اب خوشی و مسرت کے آنسو بن کر نوجوان کی آنکھوں میں چمکنے لگے، غلط اندازِ تفہیم سے مرجھا جانے والا چہرہ غزالیٔ زماں کی محبت و شفقت اور کریمانہ گفتگو سے کِھل اٹھا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر معاملے میں نرمی سے کام لینا چاہئے خاص طور پر جب کسی کو کوئی سنّت یا دینی بات سمجھانا مقصود ہو کیونکہ سختی اور ڈانٹ ڈپٹ والے انداز سے وہ نتائج حاصل نہیں ہوتے جو پیار و محبت سے سمجھانے سے ہوتے ہیں۔ کسی کو سب کے سامنے جھاڑ کر اصلاح کرنا ایسا ہی ہے کہ جیسے کسی برتن میں کچھ ڈالنے سے پہلے ہی اسے توڑ دیا جائے۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی وآسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

غریبوں سے محبت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غریبوں سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ ایک بار دارالحدیث میں تشریف فرما تھے کہ ایک غریب دیہاتی حاضر خدمت ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکرا کر خوش آمدید کہا۔ پاس بٹھا کر آنے کی وجہ دریافت فرمائی تو اس نے عرض کی: حضور! فلاں تاریخ کو فلاں جگہ آپ کے بیان کا وقت درکار ہے، شفقت فرمایئے اور وقت عطا فرما دیجئے۔ اس نے ابھی بات مکمل ہی کی

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۰۵ بتصرف

تھی کہ اچانک باہر دروازے پر ایک کار رکی جس سے ایک امیر آدمی اتر کر حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اسی تاریخ کو بیان کے وقت کا مطالبہ کرنے لگا۔ غریب دیہاتی کے چہرے کا رنگ پھیکا پڑ گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکراتے ہوئے اس غریب آدمی سے فرمایا: آپ فکر نہ کریں میں آپ کے ہاں بیان کے لئے ضرور آؤں گا، یہ فرما کر اس کار والے سے معذرت کر لی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک دفعہ غریبوں پر زیادہ شفقت کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: غریب بڑے مخلص اور سادہ لوح ہوتے ہیں اسلام کے ابتدائی دور میں بھی یہی لوگ معاون و جاں نثار بنے۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ غریب ہی اسلام سے ٹوٹ کر محبت کریں گے اور اسلام کے لیے قربانیاں دیں گے۔[1]

حقوق العباد کا پاس

حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حقوق العباد کے بارے میں بڑی احتیاط فرماتے تھے، ایک بار ارشاد فرمایا: ہر شخص کو چاہیے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق بھی ادا کرے اور بندوں کے حقوق کا بھی خیال رکھے، اگر بندوں کے حقوق ہمارے ذمے رہے تو ہمارے لیے کوئی پناہ نہیں ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر میری طرف سے کسی شخص کے حق میں ناپسندیدگی کے لفظ نکلے ہوں تو میں ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتا ہوں، کیونکہ

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۱۵ بتصرف

میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقوق ادا کرنے کے لیے کوشاں رہتا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے بھی کوشاں ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے حقوق ادا کرنے کی توفیق دے اور اپنے بندوں کے حقوق بھی ادا کرا دے، یہی آپ سے بھی عرض کرتا ہوں، یاد رکھئے! یہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے، رازق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، ظاہری اسباب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پیدا کیے ہیں، مگر وہ ظاہری اسباب رازق نہیں، رازق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے۔ ہم تجارت کریں، زراعت کریں خواہ دکانداری کریں یہ نہ سمجھیں کہ اگر یہ نہ ہو تو روزی نہ ملے گی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے روزی کا ذریعہ بنایا ہے ہاں کسی تاجر، دکاندار، کسی زمیندار یا مزدور کو یہ جائز نہیں کہ اپنے کام میں کوتاہی کرے اور دوسرے کی حق تلفی کرے، مزدور مزدوری پوری لے اور مالک کا کام پورا نہ کرے یہ کوتاہی ہے۔ جو لوگ کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کر دیتے ہیں تاکہ نفع زیادہ ہو جائے یہ بالکل کسی کام کا منافع نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حلال روزی کا سوال کرو اسی میں برکت ہو گی، لہذا سب پیر بھائی اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کوئی اپنے مفاد کے لیے بے ایمانی نہ کرے، اپنے کاروبار کو صاف رکھیں، سچ سے منافع ہو اگرچہ وہ تھوڑا ہو، وہ ظاہراً دیکھنے میں تھوڑا ہو گا مگر اسی میں بے پناہ برکتیں ہوں گی، لہذا سب بھائی ان باتوں پر عمل پیرا ہوں۔[1]

---

1 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۲۰۰

غزالی ٔزماں کی گھریلو زندگی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عمومی طور پر معاشرے کے ہر فرد کی گھریلو زندگی الگ اور گھر سے باہر کی زندگی الگ انداز میں گزرتی ہے، کوئی گھریلو زندگی میں کامیاب تو کوئی باہر کی زندگی میں کامیاب، ایسے افراد بہت کم پائے جاتے ہیں جو دونوں طرح کی زندگیوں میں خود کو منوالیتے ہیں آیئے! حضرت غزالی ٔزماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی مبارکہ کے اس پہلو کے متعلق سنیئے چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بچوں کی والدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا ارشاد فرماتی ہیں: نکاح کے چند دن بعد ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: آپ راہِ خدا میں جو کچھ خرچ کریں چاہے وہ صدقہ خیرات ہو یا کسی غریب کی مدد، اس میں یہ نیت ضرور کر لیا کریں کہ آدھا آپ کی طرف سے اور آدھا میری جانب سے، یونہی میں بھی جو راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دوں گا اس میں آدھا حصہ آپ کا رکھوں گا، مزید فرماتی ہیں کہ میں اب تک اس بات پر قائم ہوں اور جو بھی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں دیتی ہوں اس میں حضرت کا آدھا حصہ ضرور رکھتی ہوں۔ ویسے بھی جو آمدنی ہوتی وہ میرے ہاتھ پر رکھ دیتے اپنے پاس کوئی پائی پیسہ نہ رکھتے، جب ضرورت پڑتی مجھ سے مانگ لیتے، یہاں تک کہ حجام کی اجرت بھی مجھ سے لے کر دیتے، چونکہ میں کچھ رقم بچا کر رکھ لیا کرتی تھی اسی لئے کبھی کبھار حساب دینا بھی چاہتی تو حساب نہ لیتے اور منع فرمادیتے، دینِ اسلام کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں جہاں کہیں سفر پر تشریف لے جاتے تو میری دل

جوئی کی خاطر وہاں کی مشہور سوغاتیں بطورِ تحفہ اپنے ہمراہ ضرور لاتے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اولاد سے محبت

حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دینی مصروفیات کے باوجود اپنے بچوں سے بے حد محبت فرماتے تھے، ان کی اخلاقی تربیت فرماتے، مطالعہ وغیرہ کے دوران اگر کوئی بچہ دور کھڑا ہو کر دیکھتا تو اسے پاس بلالیتے، شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرتے اور پیشانی چومتے پھر اپنے پاس بٹھالیتے، اگر کچھ تناول کر رہے ہوتے تو اپنے ہاتھ سے بچوں کو بھی کھلاتے، جب گھر تشریف لاتے تو ایک دستر خوان پر سب گھر والوں کو جمع کرتے اور ساتھ مل کر کھانا تناول فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر ایک پر انفرادی توجہ دیا کرتے تھے، کسی کی پلیٹ میں کوئی چیز کم نظر آتی تو خود اپنے ہاتھ سے ڈال دیا کرتے، پھل تقسیم کرنے کے بجائے کاٹ کر اس کی قاشیں ہر بچے کو خود کھلایا کرتے، اتنی مصروف زندگی گزارنے کے باوجود بھی ہر ہر بچے کی خواہش کو یوں جانتے تھے کہ گویا اس کے دل میں چھپے بیٹھے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بچوں کے چہرے کا رنگ دیکھ کر سمجھ جایا کرتے تھے کہ کیا ماجرا ہے، محبت اور شفقت کا تو یہ عالم تھا کہ جب کوئی ان سے بات کرنا چاہتا تو اس کی بات توجہ کے ساتھ سنا کرتے، پوری زندگی یہ کہتے ہوئے کبھی نہیں سنا کہ میں ابھی جلدی میں

---

1 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۳۴۰ بتصرف

ہوں یا میرے پاس وقت نہیں ہے اور یہ بات پھر کرلیں گے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب بچوں کے ساتھ دستر خوان پر تشریف فرما ہوتے تو مستقل آدابِ نبوی سے روشناس کرواتے رہتے۔ بچوں کو آپس کے حقوق بتاتے اور ایک دوسرے سے محبت کا درس دیتے۔ ہمیشہ یہی درس دیتے کہ وہ کام کریں جس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصل ہو۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے خوف کے ساتھ ساتھ اس کی رضا اور کریمی کے حصول کی ترغیب بھی دیتے۔ (1)

اپنا کام اپنے ہاتھوں اچھا لگتا ہے

غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سادگی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھے بارہا ایسا ہوا کہ گرمی کے موسم میں پسینے سے شرابور ہوتے تو کرتہ اتار دیتے اور اپنے کپڑے خود ہی دھونا شروع کر دیتے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے شاگرد جب اصرار کرتے کہ ہمیں خدمت کا موقع دیجئے تو آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مسکرا کر ارشاد فرماتے: "اپنا کام اپنے ہاتھ سے ہی اچھا لگتا ہے۔" (2)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۳۵، حیات غزالیٔ زماں، ص ۴۴۳ بتصرف

2 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۵۷

طلبہ کی اصلاح اور تربیت کا انداز

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہر پہلو سے طلبہ کی تربیت و اصلاح فرماتے۔ اطاعتِ خداوندی اور اِتّباعِ سُنّتِ نبوی کی ترغیب دیتے۔ اندازِ تدریس تو دل موہ لینے والا تھا۔ دورانِ درسِ حدیث طلبہ سے عبارت پڑھواتے اور نہایت نرم خوئی اور نرم مزاجی کا مظاہرہ فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کا بہت خیال رکھتے تھے، اور ہمیشہ ان سے حسنِ سلوک سے پیش آتے اور تعلیمی لحاظ سے درپیش مشکلات میں پوری توجہ کے ساتھ تشفی و تسلی کا سامان فرماتے، چنانچہ

ایک طالب عِلْم پہلی مرتبہ غزالیِ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے بخاری شریف کی عبارت پڑھنے لگا، ہچکچاہٹ اور خوف کی وجہ سے کچھ غلطی ہو گئی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نہ ڈانٹا اور نہ ہی جھڑکا بلکہ نہایت شفقت اور نرمی سے فرمایا: بیٹے ایسے نہیں اور پھر خود عبارت پڑھی اور جو غلطی تھی اس کے بارے میں اچھی طرح سمجھایا۔[1]

مریدین کی تربیت

حضرت غزالیِ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیعت بھی فرمایا کرتے تھے۔ چونکہ مریدین کی تربیت کرنا پیرِ کامل کی ذمہ داری بھی ہے اس لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وقتاً فوقتاً مریدین و متعلقین کی تربیت فرماتے رہتے تھے ایک بار فرمایا: ہم سب اس بات کا عہد

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۱۱۷

کریں کہ اگر کسی میں نماز کی کوتاہی ہے تو اس کوتاہی کو دور کریں، پانچ وقت کا نمازی ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے، میں سب پیر بھائیوں سے کہتا ہوں کہ وہ پانچ وقت نماز کی پابندی کریں اور روزے رکھیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس فقیر نے اب تک اپنے مرشدِ کریم کی برکت سے ہر سال پورے رمضان کے روزے رکھے اور ہر سال پوری تراویح پڑھیں اور ہر سال قرآنِ کریم کا درس دیا میں اس قابل تو نہ تھا، یہ میری طاقت نہ تھی میرے مرشد کریم کا فیض تھا، بہر نوع میرے پیر بھائی وہ ہیں جن کو اللہ تعالٰی نے توفیق بخشی ہے کہ وہ پانچ وقت کے نمازی ہیں پورے مہینے کے روزے رکھتے ہیں، اگر خدانخواستہ کسی بیماری کی وجہ سے یا شرعی عذر کی بنا پر نہیں رکھ سکتے تو اور دنوں میں ادا کریں۔ ہم سب عہد کریں گے کہ نماز کی پابندی کریں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پر جو فرائض عائد کیے ہیں وہ تمام فرائض بھی بجالائیں گے۔ (1)

سبحان اللہ ! اللہ والوں کی بھی کیا شان ہوتی ہے کہ ہر وقت اپنے مریدوں اور عام لوگوں کی اصلاح کا جذبہ لئے ہوتے ہیں اور اسی کوشش میں رہتے ہیں کہ مریدین اور متعلقین کسی طرح بارگاہِ ربوبیت اور بارگاہِ رسالت میں سرخروئی سے سرشار ہو جائیں چنانچہ اسی ضمن میں امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس پر فتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقوں پر مشتمل شریعت و

---

1 ... حیات غزالی زماں، ص ۱۹۸ بتصرف

طریقت کا جامع مجموعہ بنام ”مدنی انعامات“ عطا فرمایا ہے چنانچہ مدنی انعام نمبر 2 میں نمازِ باجماعت کی اہمیت اور فکر پیدا کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں مسجد میں پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرمائیں؟ اے کاش! ہم پانچوں نمازیں باجماعت پہلی صف میں ادا کرنے والے بن جائیں نمازِ باجماعت کی فضیلت کے تو کیا کہنے کہ تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: نمازِ باجماعت تنہا پڑھنے سے ۲۷ درجے بڑھ کر ہے۔[1]

طلبہ پر شفقت کا انوکھا انداز

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طلبہ کے حوالے سے بہت حساس تھے اسی وجہ سے ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ اگر کبھی طبیعت شریف ٹھیک نہ ہوتی تو طلبہ کو گھر پر بلا لیتے اور پڑھاتے مگر سبق کی چھٹی گوارا نہ فرماتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک شاگرد حافظ حبیب اللہ صاحب نابینا تھے۔ ایک دفعہ حافظ حبیب اللہ صاحب کو کسی نے بتایا کہ آج حضرت اپنے دولت خانے پر پڑھائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے درِ دولت سے جامعہ تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر تھا۔ انہوں نے رکشہ کیا اور گھر پہنچ گئے۔ وہاں کسی نے کہہ دیا کہ جامعہ میں پڑھائیں گے یہ رکشہ میں بیٹھے

---

[1] مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ باب فضل صلاۃ الجماعۃ، ص ۳۲۶، حدیث: ۲۵۰

جامعہ آگئے، پھر پتا چلا کہ نہیں گھر پر ہی پڑھائیں گے۔ یہ رکشہ میں بیٹھے پھر گھر پہنچ گئے۔یوں آنے جانے کی وجہ سے انہیں دیر ہو گئی اور دوسرے سبق یعنی ترمذی شریف میں شامل نہ ہوسکے۔ درس کے بعد وہ غزالی زماں رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کی خدمت سراپا شفقت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: حضرت میں چونکہ نابینا ہوں مجھے آنے جانے میں تکلیف بھی ہوئی اور بارہ روپے بھی خرچ ہوئے آپ فرمادیا کریں کہ سبق کہاں ارشاد فرمائیں گے۔ یہ سن کر آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے کمالِ شفقت فرمائی اور اپنی جیب سے دس دس روپے کے چار نوٹ نکال کر حافظ صاحب کو دیئے اور تکلیف پر معذرت بھی کی اور فرمانے لگے کہ یہ کرایہ میری طرف سے قبول کرلیں اور آئندہ جب بھی آپ آئیں کرایہ مجھ سے وصول کرلیا کریں۔ ان ہی حافظ صاحب کے کان میں ایک مرتبہ تکلیف ہوگئی تو آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ان کو ایک سو روپے بغرضِ علاج عطا فرمائے۔[1]

شوقِ تدریس

غزالی زماں رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ طلبہ اور ان کی تعلیم کا کس قدر خیال فرماتے تھے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے صاحبزادے فرماتے ہیں: ابا جی قبلہ جب بیماری کی شدت، ضعف اور گھٹنوں کے درد کے باعث جامعہ تشریف نہ لے جاسکتے تھے تو سبق کا ناغہ کرنے کی بجائے طلبہ کو گھر

[1] ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۱۱۸ ملخصًا

بلوالیا کرتے تھے، جب دل کے عارضے کے باعث ہسپتال میں داخل تھے تو فرمایا: اگر ڈاکٹر اجازت دیں تو طلبہ کو گھر کی طرح ہسپتال بلوالیا جائے تاکہ ان کا حرج نہ ہو۔[1]

غیبت کی مذمّت

ایک مرتبہ حضرت غزالی زماں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عقیدت مندوں کی بزم میں شمع کی مثل اپنی روشنی بکھیر رہے تھے اتفاق سے کسی نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے ایک شخص کی بدگوئی کی۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سخت ناپسندی کا اظہار فرمایا، اچانک محفل کا انداز بدل گیا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تقریباً ایک گھنٹے تک قرآن و سنت کی روشنی میں غیبت کی مذمت اور اس کے دینی و معاشرتی نقصانات پر بیان فرمایا نیز اس سے بچنے کے مدنی پھولوں پر گفتگو فرمائی۔ مسلمان کو ہمیشہ اپنے دوسرے بھائیوں کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے۔ وقتی مصلحتوں کو بالائے طاق رکھ کر دین کی حقیقی تعلیمات کو اجاگر کرنے کی یہ شاندار مثال تھی جو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے عمل سے پیش فرمائی۔[2]

غیبت کے خلاف جنگ جاری رہے گی

ہم تو غیبت کریں گے نہ سنیں گے

---

1 ... غزالیٔ زماں کا طرز استدلال، ص ۲۲ ملخصاً

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۸۴ ۴ بتصرف

مہربان استاد

غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہر مرید اور شاگرد یہی کہتا ہے کہ آپ کو سب سے زیادہ میرے ساتھ محبت تھی۔ ہر امیر و غریب جس کو بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے شرفِ ملاقات ہوا وہ یہی کہتا ہے کہ سب سے زیادہ اچھے تعلقات میرے ساتھ تھے۔ مولانا اللہ وسایا سعیدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں: ایک مرتبہ غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مکان تبدیل کیا تو نئے مکان میں جانے کی تیاریاں شروع ہوئیں بعض اہلِ خانہ پرانے گھر کا سامان اکٹھا کرتے رہے اور بعض نئے گھر میں اسے ترتیب دیتے رہے اور میں بیل گاڑی پر اُسے پہنچانے میں مصروف رہا۔ ان دنوں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گھٹنوں میں شدید درد کی شکایت تھی۔ نمازِ عشا کے قریب جب میں آخری پھیرا لے کر جانے لگا تو غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا کہ تانگے کا انتظام کرکے بچوں کو واپس بھیج دینا اور آپ وہیں سو جانا ہم اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صبح آجائیں گے۔ اس مصروفیت میں گھر والوں کو میرا کھانا یاد نہ رہا اور میں نے بھی جان بوجھ کر نہ مانگا۔ واپسی پر مجھے بھوک کا احساس ہوا کہ اَب تو ساری رات بھوکا ہی رہنا پڑے گا۔ یہی سوچتے ہوئے سامان لے کر نئے مکان میں پہنچا اور اُسے اتارنا شروع کر دیا کہ اچانک حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رس گھولتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اللہ وسایا! میں حیران و پریشان سڑک کی طرف دوڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑی تکلیف سے سائیکل رکشے سے اُترتے ہوئے فرمایا: میں تمہارا کھانا لے کر آیا ہوں۔ میں نے

عرض کیا: ”حُضور آپ تکلیف نہ کرتے تو فرمایا: ”میاں! تمہیں بھوک ہو یا نہ ہو ہمیں تو تمہاری بھوک کا خیال ہے۔“(1)

غزالیٔ زماں کا عشقِ مصطفٰے

پہلے حج یا درِ رسول کی حاضری؟

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ۱۳۵۷ھ بمطابق 1948ء میں پہلی بار حج کے لیے گئے تو مدینہ شریف میں اُستاذ العلماء، عالمِ باعمل حضرت علامہ مولانا فیض محمد شاہ جمالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی سے ملاقات ہوئی۔ قبلہ شاہ جمالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بعض علما فرماتے ہیں کہ بندہ جب حج بیت اللہ کے لیے جائے تو پہلے حج کرے اور پھر دربارِ رسالت میں حاضری دے جب کہ بعض علما فرماتے ہیں کہ پہلے درِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حاضر ہو بعد میں حج کرے اب آپ بتائیں کہ ہمیں کس پر عمل کرنا چاہیے؟ حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا کہ حضرت دونوں قول درست ہیں اور عاجزی کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر حج کے لیے آنے والا مجھ جیسا گنہگار و خطا کار ہو تو پہلے حج کرے بیت اللہ شریف میں حاضری دے اپنے گناہ بخشوائے اور جب حج کی برکت سے اس کے گناہ دھل جائیں اور پاک وصاف ہو جائے تو پھر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو اور اگر آنے والا آپ سا متقی و پارسا ہو، آپ سا

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۰۴ ملخصاً

عاشقِ صادق اور مقبولِ بارگاہِ رسالت ہو تو پہلے درِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حاضر ہو، سرکار سے اپنے درجات میں اضافہ کروائے اور پھر حج کی سعادت حاصل کرے تاکہ حج کا لطف دوبالا ہو جائے۔

یہ جواب سن کر حضرت قبلہ شاہ جمالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی اور آپ مُرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔[1]

دشتِ طیبہ کے خار

ایک مرتبہ غزالئ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں کسی نے عرض کیا: حُضور! حرمین شریفین کی پہلی حاضری کا کوئی واقعہ یاد ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: سبھی کچھ یاد ہے، محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی نوازشات بھلا کب بھول سکتی ہیں، پھر فرمایا: پہلی حاضری کے وقت باقاعدہ سڑکوں پر بسوں کاروں کی سہولت نہیں تھی اور قافلے مکہ مُکَرَّمہ اور مدینہ مُنَوَّرہ کے درمیان پیدل بھی چلا کرتے تھے۔ اسی مقدس سفر میں میرے پاؤں میں کانٹے چبھ گئے جو تکلیف دے رہے تھے۔ میں انہیں نکالنے لگا تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سرزمین کے کانٹوں سے محبت یاد آگئی تو میں نے وہ کانٹے اسی طرح رہنے دیئے، اگرچہ کئی دن تک تکلیف رہی مگر طبیعت

---

1 ... حیاتِ غزالئ زماں، ص ۱۳۳ ملخصاً

نے اس راہِ مقدس کے مبارک کانٹے جسم سے باہر نکال پھینکنے کی اجازت نہ دی۔[1]

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

بیٹے کی محبت قربان

غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اَعِزّہ و اقارب سے بہت محبت کرتے تھے اور صلۂ رحمی کے جذبہ سے بھرپور تھے مگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت سب سے مقدم تھی چنانچہ ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بڑے صاحبزادے حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو شدید حادثہ پیش آیا۔ ان کی حالت بہت نازک تھی، زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے حالت اور بھی تشویش ناک صورت اختیار کر گئی۔ جبکہ اگلے ہی دن غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مدینہ شریف روانگی تھی تو لختِ جگر کی طرف دیکھا اور فرمایا: ”بیٹا! صبح گیارہ بجے میری فلائٹ ہے، جہاں جارہا ہوں دعاؤں کے لیے اس سے بہتر کوئی جگہ نہیں“ اور آپ حج پر روانہ ہوگئے۔[2]

غزالیٔ زماں اور اعلیٰ حضرت

غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قول و فعل ہر طرح سے رضویت کا نمونہ تھے اور امام اہلسنت، اعلیٰحضرت امام اَحْمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تعلیمات و نظریات پر

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۳۵ ملخصًا

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۳۶ ملخصًا

کاربند تھے۔ اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مخالفت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ہرگز گوارا نہ تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اعلیٰ حضرت اور مسلکِ اعلیٰحضرت سے عقیدت ان اقتباسات سے عیاں ہے چنانچہ

۹ جنوری 1980ء کو مجلسِ رضا کے زیرِ اہتمام منعقد یومِ رضا کے موقع پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کرتے ہوئے اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کچھ یوں کیا: ”اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مقدس شخصیت کوئی غیر معروف نہیں آپ دنیائے عِلم کے آفتاب اور ماہتاب ہیں۔ آپ کے مخالفین نے بھی آپ کے عِلمی و تحقیقی مقام کو تسلیم کیا ہے۔“[1]

غزالیٔ زماں اور فتاوی رضویہ کا مقام

ایک دوسرے موقع پر فرمایا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کارناموں کا ہم احاطہ نہیں کرسکتے، ان کی قابلیت، تقویٰ، ذہانت کسی ایک پر بھی گفتگو کی جائے تو ختم نہ ہو، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دنیا کے تمام علوم پر حاوی تھے، علوم عقلیہ ہوں یا نقلیہ، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام علوم آپ کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑے ہیں، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علوم کی کوئی انتہا نہیں، آپ کی کتابوں کو پڑھا جائے اور بالخصوص فتاویٰ رضویہ کو ہمارے مدارس میں پڑھادیا جائے تو ایسے ایسے عالِم نکلیں گے کہ ان کا کوئی جواب نہیں ہوگا، کیونکہ خود فتاویٰ رضویہ کئی علوم کا خزانہ ہے۔[2]

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۵۰

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۵۰

سب کچھ اعلیٰ حضرت ہیں

غزالیِ زماں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس قدر عقیدت رکھتے تھے کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کسی بھی فتویٰ پر کسی قسم کی تنقید نہ فرماتے تھے چنانچہ

ایک عالم دین کا بیان ہے کہ میں حضرت علامہ سیّد اَحمد سعید شاہ کاظمی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ اس دوران داڑھی کی شرعی حد کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ایک فتوی کے بارے میں گفتگو ہو رہی تھی۔ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا فتوی ہے کہ جو شخص داڑھی ایک مشت سے کم کرواتا ہے وہ فاسق معلن ہے اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ کسی نے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ کے جامعہ کے فلاں مدرس اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اس فتوی سے اختلاف رکھتے ہیں۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لیٹے ہوئے تھے یہ سنتے ہی اٹھ بیٹھے اور جلال میں فرمانے لگے: اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فتوے پر تنقید ہم سے برداشت نہیں ہو گی، یہ مدرسہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نظریاتِ حقہ کا علم بردار ہے ہم کیا ہیں؟ سب کچھ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، سب کچھ انہیں کا صدقہ ہے، ہم انہیں کے ریزہ خوار ہیں، ہم انہیں کے نام لیوا ہیں، جو شخص اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے نظریات و تحقیقاتِ شریفہ سے متفق نہیں ہم اسے برداشت نہیں کر سکتے، ہمارے مدرسے میں ایسے شخص

کی کوئی گنجائش نہیں،

مزید فرمایا: "ہم سب اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمتِ فکر کے مدح خواں ہیں اور جو علمائے اہل سنت میدانِ تحقیقات میں جولانیاں دکھاتے یا فضائے تدقیق میں پرواز کرتے ہیں، یہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہی کے فیوضات ہیں جس سے کوئی سنی عالم بے نیاز نہیں رہ سکتا۔(1)

اعلیٰحضرت کا مسلک میرا مسلک ہے

غزالیٔ زماں رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے برادرِ اکبر، پیر و مرشد حضرت علامہ سید محمد خلیل شاہ کاظمی محدث امروہہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (متوفی ۱۳۹۰ھ مطابق 1970ء) کے عرس مبارک کے موقع پر اپنے مریدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اپنے مذہب پر قائم رہو، میں آپ کو بتادوں کہ امامِ اہلِ سنت مُجَدِّدِ دین و ملت شاہ اَحْمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مسلک میرا مسلک ہے میرے تمام مریدین اسی مسلک پر قائم رہیں جو اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مسلک سے ایک قدم بھی باہر رکھے گا وہ میرا مرید نہیں، ہاں وہ میرا مرید نہیں، ہاں وہ میرا مرید نہیں۔(2)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلکِ اعلیٰ حضرت کوئی نیا مسلک یا فرقہ نہیں بلکہ اہلِ سنت و جماعت ہی ہے جس کی صحیح تعلیمات کو اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۵۱ ملخصاً

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۵۶

نے اجاگر فرمایا۔ علما و مشائخِ اہلِ سنّت اسی لیے اپنے مریدین و معتقدین کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر قائم رہنے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی گاہے گاہے اپنے مریدین معتقدین کو مسلکِ اعلیٰ حضرت پر گامزن رہنے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ذرا برابر بھی اختلاف رکھنے سے بہت دور رہنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: آپ میں سے اگر کسی کا میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اختلاف کا معمولی سا بھی ذہن بننا شروع ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپکی بربادی کے دن شروع ہو گئے! لہٰذا فوراً چونکنے ہو جایئے اور اختلاف کے خیال کو حرفِ غلط کی طرح دماغ سے مٹا دیجئے۔[1]

کلامِ اعلیٰ حضرت کی کیا بات ہے

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدنا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت کا نعتیہ کلام بہت پسند فرماتے ایک بار ارشاد فرمایا: ”نعت گو شعراء کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حدائقِ بخشش بار بار پڑھنی چاہیے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نعتوں میں بارگاہ رسالت کا جو ادب و احترام ہمیں ملتا ہے، جو احتیاطیں نظر آتی ہیں وہ دوسرے شاعروں کے ہاں بہت کم نظر آتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقامِ نبوت اور نبوی جلالتِ شان کے شناسا ہیں۔ اس شناسائی اور معرفت کے بغیر نعت لکھنی ممکن نہیں ہے۔“[2]

---

1 ... علم و حکمت کے ۱۲۵ مدنی پھول، ص ۸۰
2 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ۴۱۴

غزالیٔ زماں کی اولیاء اللہ سے عقیدت

حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عقیدت

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو حضرت سیّدنا داتا گنج بخش سیّد علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے خصوصی عقیدت تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار حضرت داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے فیوض و برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "خدا کی قسم! میں نے حضرت داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لپ بھر بھر کے فیض دیتے ہوئے دیکھا ہے" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے عرس مبارک میں پابندی و اہتمام سے شرکت فرماتے تھے ایک دفعہ عرس کے موقع پر داتا گنج بخش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزارِ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی قسم! مجھے جو کچھ ملا ہے یہاں سے ملا ہے۔(1)

آخر دم تک دامنِ اولیا سے وابستگی

غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری دیتے اور خوب فیضانِ اولیا سے مستفیض ہوتے تھے یہاں تک کہ اپنی حیاتِ مُستَعار کے آخری رمضان المبارک میں یہ معمول ہو گیا تھا کہ ہر روز بعد نمازِ عصر اولیائے ملتان کے مزارات کی زیارت کے لیے تشریف لے جاتے یہاں تک کہ لوگ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے دروازے پر اس انتظار میں رہتے تھے

1 ...حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۶۲ ملخصاً

کہ جب غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تشریف لائیں گے تو ہم بھی ان کے ساتھ مزار پر حاضری دیں گے اور دعا کروائیں گے۔[1]

مجلس مزاراتِ اولیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءاللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادمِ تحریر) دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 96 مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ درج ذیل خدمات انجام دے رہی ہے۔

1. یہ مجلس اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام کے راستے پر چلتے ہوئے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہونے والے اسلامی بھائیوں میں مَدَنی کاموں کی دُھومیں مچانے کیلئے کوشاں ہے۔
2. یہ مجلس حتَّی المقدُور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اِجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔
3. مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی

---

1 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۱۶۴ ملخصاً

اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اوراس کا درست طریقہ نیز سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں سکھائی جاتی ہیں۔

4. عاشِقانِ رسول کو حسبِ موقع اچھی اچھی نیتوں مثلاً باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضانِ سنت دینے یاسننے، صاحبِ مزار کے اِیصالِ ثواب کیلئے ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلوں میں سفر اور فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے روزانہ مَدَنی انعامات کارسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی یعنی قَمری ماہ کی ابتِدائی دس تاریخوں کے اندراندر اپنے ذِمہ دار کو جمع کرواتے رہنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

5. "مجلس مزاراتِ اولیاء" ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کا تحفہ بھی پیش کرتی ہے اور صاحبِ مزار بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کام وغیرہ سے آگاہ رکھتی ہے۔

6. مَزارات پر حاضری دینے والے اسلامی بھائیوں کو شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی عطا کردہ نیکی کی دعوت بھی پیش کی جاتی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں تاحیات اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا ادب کرتے ہوئے ان

کے در سے فیض پانے کی توفیق عطا فرمائے اور ان مبارک ہستیوں کے صدقے دعوتِ اسلامی کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

مزاراتِ اولیا پر دی جانے والی نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن اَنمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مَزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہو جایئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

کراماتِ غزالیٔ زماں

زمانۂ نبوت سے آج تک کبھی بھی اس مسئلہ میں اہلِ حق کے درمیان اختلاف

نہیں ہوا کہ اولیائے کرام کی کرامتیں حق ہیں اور ہر زمانے میں اللہ والوں کی کرامتوں کا صدور و ظہور ہوتا رہا اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ ذیل میں غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی کرامات میں سے چند کا ذکر کیا گیا ہے:

نسبتِ ولی نے ایمان بچالیا

مولانا غلام فرید ہزاروی رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک دُشمنِ اسلام کی طرف سے ایسے سوالات سامنے آئے کہ میرا ذہن ماؤف ہو کر رہ گیا۔ کچھ علما سے رابطہ بھی کیا، خود بھی بہت کوشش کی مگر خاطر خواہ جواب نہ پا سکا۔ چنانچہ میرے ایمان کی ناؤ ڈگمگانے لگی لیکن غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی نسبت یوں رنگ لائی کہ رات خواب میں آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرمارہے تھے مولانا! وہ کون سے سوالات ہیں جو تمہیں مسلکِ حق سے بغاوت پر اُکسا رہے ہیں؟ میں نے خواب کی حالت میں تمام سوالات گوش گزار کر دیئے، آپ رَحۡمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے تسلی بخش جواب ارشاد فرمائے، میں صبح اٹھا تو تمام سوالوں کے جوابات یاد تھے، یوں میں ظلمت کے اندھیروں میں گرنے سے بال بال بچ گیا۔(1)

بچی کے پیٹ میں سوئی

ایک صاحب کا بیان ہے کہ میرے دوست کی مدنی منّی نے منہ میں سوئی رکھ

(1) ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۱۸۱ ملخصاً

لی بد قسمتی سے وہ سوئی گلے سے ہوتی ہوئی معدے میں اتر گئی۔ بچی کے پیٹ میں شدید درد شروع ہو گیا، اسے فوراً ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے کم و بیش سولہ ایکسرے لیے مگر ہر بار ایکسرے میں سوئی اپنی جگہ سے دائیں بائیں ہو جاتی۔ بالآخر ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ اس کا کس کس جگہ سے آپریشن کریں سوئی کسی ایک جگہ تو ٹھہرتی ہی نہیں۔ میرا دوست بہت پریشان تھا مجھے کہنے لگا: اب تو صرف ایک ہی راستہ ہے کہ کسی اللہ والے سے دعا کرائی جائے۔ میں انہیں اپنے ساتھ لے کر فوراً حضرت غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، معاملہ بتا کر دُعا کی درخواست کی۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے، آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی آنکھوں میں آنسو تھے اور آپ بار بار آسمان کی طرف دیکھتے تھے، دعا سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: میں نے اپنا کام کر دیا ہے، اب وہ یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اپنا کام کرے گا۔ ہم اجازت لے کر گھر واپس آئے تو دیکھا بچی بالکل پُر سکون ہے اور گہری نیند سو رہی ہے۔ ڈاکٹروں کو اس بات کا عِلم ہوا تو وہ بہت حیران ہوئے بار بار ایکسرے لیے لیکن سوئی کا کہیں نام و نشان نہ ملا۔(1)

خواب میں آکر علاج فرما دیا

حضرت غزالیٔ زماں رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے ایک مرید محمد سلطان وارن سخت بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا: انہیں قولنج ہے اس لیے آپریشن کرنا پڑے گا اور بچنا مشکل

---

1 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۱۸۴ ملخصاً

ہے۔ سلطان وارن نے آپریشن کروانے سے انکار کر دیا۔ ان کا بیان ہے میں نے اپنے مرشِدِ کریم قبلہ غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو پکارا کہ حُضور میرا آخری وقت ہے اگر آپ آج میری مدد نہ فرمائیں گے تو پھر کب مدد کریں گے اسی طرح استغاثہ کرتے ہوئے مجھے نیند آگئی۔ سر کی آنکھیں کیا بند ہوئی مقدر جاگ اٹھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک قبرستان میں کھڑا ہوں اور پیر و مرشِد قبلہ غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بھی تشریف فرما ہیں، قریب ہی **سبز عمامہ شریف سجائے نورانی چہرے والے بزرگ تشریف فرما ہیں** میں نے ان کی زیارت کی تو غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: سلطان! تم نے حضرت کو پہچانا؟ میں نے عرض کی نہیں، تو فرمایا: یہ امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰحضرت علامہ مولانا شاہ اَحْمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ہیں۔ پھر میں نے عرض کی حُضور! شدید تکلیف میں ہوں کرم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: ارے تمہیں کچھ نہیں ہے اور مجھ پر اپنے مبارک ہاتھوں سے پانی چھینکا تو میں فورا بیدار ہو گیا پھر نہ درد تھا، نہ بیماری۔[1]

وصالِ باکمال

غزالیٔ زماں رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه عارضۂ قلب میں مبتلا تھے۔ 4 جون بروز بدھ 1986ء بمطابق ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کو روزہ افطار فرمایا اور صاحبزادہ مظہر سعید کاظمی دَامَتْ بَرَکَاتُهُمُ الْعَالِیَه سے فرمایا: مظہر میاں! میرا وضو تو ہے لیکن ذرا تازہ وضو کر لیں پھر نمازِ مغرب ادا کریں گے۔ صاحبزادے نے آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو سہارا دے کر اٹھانا چاہا لیکن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا جسمِ نازنین پیچھے کی طرف تشریف

1 ... حیاتِ غزالیٔ زماں، ص ۱۸۵ ملخصاً

لے آیا، صاحبزادے نے سنبھالنا چاہا اور دوسرے بھائیوں کو بلایا۔ مگر اس وقت تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے تھے۔[1]

5 جون بروز جمعرات 26 رمضان المبارک مغرب کے وقت شاہی عید گاہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین عمل میں آئی۔[2]

آپ کا عرس مبارک ۴، ۵ شوال المکرّم کو شاہی عید گاہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف میں ہوتا ہے۔

غزالئِ زماں اور علما کے تاثرات

سیّد آل مجتبیٰ علی خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (سجادہ نشین اجمیر شریف):

حضرت علامہ سیّد اَحمد سعید کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عِلْم و عمل میں بے مثال تھے۔ وہ حُضور خواجۂ اجمیر عطائے رسول سیّدنا معین الدین اجمیری غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کاملین کا نمونہ تھے۔ ظاہری و باطنی علوم کا مرکز تھے۔ وہ حُضور خواجۂ اجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی نسبت کی ہمیشہ قدر کرتے۔ حضرت والد ماجد سیّد آلِ رسول علی خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے آپ کے گہرے مَراسِم تھے جب بھی ملاقات ہوتی بے پایاں شفقتوں سے نوازتے تھے لیکن آہ! آج ہم ان کی شفقتوں سے محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پیارے بندے کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔[3]

---

1 ... علامہ کاظمی کی دینی و ملی خدمات، ص ٦٥ ملخصًا

2 ... حیات غزالئِ زماں، ص ۴۰۸

3 ... حیات غزالئِ زماں، ص ۲۲۵

شارح بخاری علامہ سیّد محمود احمد رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی:

علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اہلسنّت کی ایک عظیم اور جلیل القدر روحانی و سیاسی شخصیت تھے۔ انہوں نے پوری زندگی پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنانے کے لیے صرف کی وہ حدیث، فقہ، تفسیر، اصول اور تمام علوم اسلامیہ کے بے نظیر عالم تھے۔[1]

مفتی سیّد شجاعت علی قادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ:

مجھے علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسے عظیم استاد پر فخر ہے جن کی دینی و ملی خدمات ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ یہ بات ہمارے لیے باعث تسکین و اطمینان ہے کہ علامہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادگان بِحَمْدِہٖ تعَالٰی دینی علوم سے بہرہ مند ہیں اور علماو فضلا ہیں جو یقیناً اپنے عظیم باپ کے عظیم مشن کو جاری و ساری رکھنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔[2]

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ:

اس میں قطعی دو رائے نہیں کہ حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مختلف اَصناف کے محاسن و کمالات کے جامع ہونے کی حیثیت سے ایک نادرُ الوُجُود شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اپنے عہد کے بے مثال محقق بھی تھے، بے نظیر خطیب بھی تھے

---

1 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۲۲۹

2 ... حیات غزالیٔ زماں، ص ۲۳۰

اور یگانہ روزگار مدرس بھی، اسی کے ساتھ اردو ادب میں وہ ایک ایسی زبان کے موجد بھی تھے جسے انہوں نے عربی درسگاہوں، دارالافتاؤں، صحافیوں، خطیبوں کی زبانوں کے اِمتِزاج سے تیار کیا تھا یہی وجہ ہے کہ ان کے مقالات پڑھتے ہوئے قاری انہیں کئی روپ میں دیکھتا ہے۔ جب کبھی فتوے کی زبان میں بات کرتے ہیں تو الفاظ چیخنے لگتے ہیں کہ ایک فقیہ بول رہا ہے اور جب کسی عِلْمی مسئلے پر قلم اٹھاتے ہیں تو درسگاہ کی زبان کا وقار دیکھنے کے قابل ہوتا ہے لیکن جب قومی اور ملکی مسائل پر اظہار خیال فرماتے ہیں تو اندازِ تحریر اچانک ایک صحافی کے پیرایہ بیان میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جب دعوت و تذکیر اور اصلاح و تبلیغ کی مسند سے بات کرتے ہیں تو سطر سطر سے ایک خطیب و داعی کا رنگ جھلکتا ہے۔ تحریر کی اسی بو قلمونی اور قلم کی اسی نیرنگی نے مقالات کی زبان کو رنگارنگ پھولوں کے گلدستہ کی طرح خوبصورت بنا دیا ہے۔ [1]

شرفِ ملت علامہ عبد الحکیم شرف قادری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه:

میدانِ خطابت و تصنیف میں ان کے زورِ بیان، قوتِ استدلال اور دلائل کی فراوانی کے آگے اہلِ باطل کے دل بیٹھ جاتے۔ یوں دکھائی دیتا کہ مخالفین کی تمام کاوشیں ایک سیلِ بے پناہ کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہتی چلی جارہی ہیں، یہی سبب تھا کہ مخالفین نے آپ کا راستہ روکنے کی بارہا کوششیں کیں، مخالفتوں کے طوفان

1 ... شخصیات، ص ۸۲ بتصرف

اٹھائے یہاں تک کہ آپ پر قاتلانہ حملے کرائے گئے مگر آپ کے پائے استقامت میں جنبش نہ آئی اور آپ کا ہر قدم منزل کی طرف آگے بڑھتا رہا اور ایک وہ وقت آیا کہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شہرِ اولیاء ملتان کی آبرو تھے۔[1]

ترجمۂ قرآن

حضرت غزالیٔ زماں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جہاں دیگر ڈھیروں موضوعات پر قلم اٹھایا وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے امامِ اہلسنت، اعلیٰحضرت امام اَحْمَد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی طرح دامنِ ادب و محبت تھام کر ترجمۂ قرآن کیا بلکہ اگر بغور دیکھا جائے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمۂ قرآن "البیان" کو اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ترجمہ کنزالایمان شریف کی تسہیل کہا جاسکتا ہے۔

تصانیف

غزالیٔ زماں حضرت علامہ سَیِّد اَحْمَد سعید شاہ کاظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جہاں درس و تدریس اور تقریر کے میدان میں اہم کردار ادا کیا وہیں تحریر و تصنیف کے ذریعے بھی دینِ اسلام کی خدمت میں حصہ ڈالا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے قرآن و حدیث، فقہ و تفسیر، سیر و مناقب اور سلوک و تصوف کے موضوع پر گراں مایہ عِلمی

---

1 ... غزالیٔ زماں کا طرز استدلال، ص ۴۹ ملخصاً

جواہر لٹائے۔ جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: (1) الحق المبین (2) نفی الظّل والفی (3) حیات النبی (4) میلاد النبی (5) معراج النبی (6) علمِ غیب نبی (7) **تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاظر والناظر** (8) توحید و شرک (9) ختمِ نبوت (10) حجیتِ حدیث (11) تسبیح الرحمن عن الکذب والنقصان [1]

کاظمی قلم کی بارگاہِ غوثیت میں مقبولیت

ایک بار مفسر شہیر حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک خط لکھا جس میں کچھ یوں فرمایا: "حضرت علامہ کاظمی صاحب میں کسی مسئلے میں الجھا ہوا تھا تو حُضور غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: **اگر کسی مسئلے پر الجھاؤ پیدا ہو جائے تو (مدینۃ الاولیاء) ملتان میں میرے بیٹے کاظمی کی طرف رجوع کرلیا کرکہ وہ ضیغمِ اسلام (اسلام کا شیر) ہیں، پھر فرمایا کہ وہ (کاظمی صاحب) جو کتاب لکھ رہے ہیں مجھے پسند ہے۔** (مفتی صاحب نے حُضور غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پسند کردہ کتاب کے بارے میں پوچھتے ہوئے لکھا) حضرت! وہ کون سی کتاب ہے جس کی تعریف حضور غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کی؟ غزالیِ زماں عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس وقت **تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاظر والناظر** تحریر فرمارہے تھے جس کی ابتدا میں تحریر فرمایا تھا کہ ناچیز اس تالیف

---

[1] ... علامہ کاظمی کی دینی وملی خدمات، ص ۳۳۱

کو سیدنا غوث الاعظم حضور سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی الحسنی والحسینی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی بارگاہِ عظمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں، جن کی روحانی امداد و اعانت سے مجھ جیسے ہیچمداں کو اس کی ترتیب و تدوین کی توفیق حاصل ہوئی۔[1]

ملفوظات

❀ ...ہر پیر بھائی یہ عہد کرے کہ میں اپنے ہر پیر بھائی ہر سنی بھائی بلکہ ہر انسان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤں گا، ہمارے اندر انسانی ہمدردی کا جذبہ ہونا چاہیے ہمارے آقائے نامدار، مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ تعلیم ہے کہ کوئی جاندار تکلیف میں ہے تو اس کی تکلیف دور کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری تکلیف دور فرمائے گا۔[2]

❀ ...جو پیر بھائی زانی ہو، شراب پیتا ہو، نماز نہ پڑھتا ہو وہ ہمارا مرید نہیں، وہ ہمارا مرید نہیں، وہ ہمارا مرید نہیں اور میں اعلان کرتا ہوں کہ سلسلہ عالیہ کے ساتھ وابستہ ہونے والے سب پیر بھائی اس بات کا عہد کریں کہ آئندہ مذکورہ کبائر سے بچیں گے، کبھی زنا نہیں کریں گے، کبھی شراب نہیں پئیں گے، کبھی جوا نہیں کھیلیں گے اور کبھی نماز ترک نہیں کریں گے ورنہ اس سلسلہ عالیہ کے کسی گوشے میں ان کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ مجھے توفیق دے کہ میں اس دائرے سے باہر نہ نکلوں اور میرے ساتھ جتنے پیر بھائی وابستہ ہیں وہ اس دائرے سے

---

1 ... حیات غزالی زماں، ص ۱۶۳ ملخصاً
2 ... ماہنامہ السعید امام اہلسنت نمبر اگست 2010، ص ۴۳

باہر نہ نکلیں۔[1]

❀ …اپنے اندر عاجزی انکساری کا مادہ پیدا کرو، تکبر غرور کے قریب نہ جاؤ، آپس میں محبت پیدا کرو بلکہ ہر انسان کے ساتھ اپنے دل میں ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو، انسانیت کے آگے ہر ذی حیات و ہر ذی روح کے لیے ہمدردی کا جذبہ پیدا کرو اور یہ وہ چیز ہے جو ہمارے لیے باعث مسرت ہے۔[2]

❀ …عزیزانِ محترم، اگر میری طرف سے کسی شخص کے حق میں ناپسندیدگی کے الفاظ نکلے ہوں تو میں ہاتھ جوڑ کر معافی چاہتا ہوں میری کوشش ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے بندوں کے حقوق میرے ذمہ نہ رہیں۔[3]

تلامذہ

غزالیٔ زماں حضرت علامہ مولانا سیّد اَحْمَد سعید کاظمی شاہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جہاں ایک مایہ ناز اور عِلْم و عرفاں کے دریا بہانے والے خطیبِ بے بدل تھے وہیں ایک بہت ہی عظیم، شفیق اور ماہر استاد کی حیثیت سے بھی جانے جاتے ہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 1930ء میں تدریس کا آغاز فرمایا اور تاحیات یہ سلسلہ جاری رکھا۔ اس دوران آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں افراد کو عِلْم و معرفت سے سجا کر گوہرِ گراں مایہ بنا دیا

---

1 … ماہنامہ السعید امام اہلسنت نمبر اگست 2010، ص ۴۴

2 … ماہنامہ السعید امام اہلسنت نمبر اگست 2010، ص ۴۴

3 … ماہنامہ السعید امام اہلسنت نمبر اگست 2010، ص ۴۴

جن میں سے چند تلامذہ کے نام یہ ہیں:

...خطیبِ اعظم پاکستان حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

... شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی منظور اَحْمَد فیضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

...خورشیدِ ملّت حضرت مولانا خورشید اَحْمَد فیضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بانی و مہتمم مدرسہ سعیدیہ کاظمیہ ظاہر پیر)

...حضرت مولانا خدا بخش اظہر فیضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (بانی وسابق مہتمم درسگاہ محمد اظہر العلوم شجاع آباد)

...حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی سَیِّد شجاعت علی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (سابق جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان و مہتمم دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

...حضرت علامہ مفتی سید سعادت علی قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (اسلامک سنٹر ہالینڈ)

...غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت استاذ العلماء مفتی اعظم حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرت مولانا مفتی محمد صدیق ہزاروی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اپنے وصال سے چند ماہ قبل خصوصی طور پر حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات پڑھا کر روایتِ حدیث کی اجازت عطا فرمائی۔[1]

---

[1] ... حیات غزالی زماں، ص ۲۰۸

ماخذ ومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	القرآن الکریم	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
2	ترجمۂ کنزالایمان مع خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
3	البدور السّافرۃ فی امور الاخرۃ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ، بیروت ۱۴۲۵ھ
4	صحیح مسلم	دارالمغنی عرب شریف ۱۴۱۹ھ
5	مسند احمد	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
6	مکاشفۃ القلوب	دارالکتب العلمیہ بیروت
7	حیاتِ غزالیٔ زماں	مکتبہ مہریہ کاظمیہ مدینۃ الاولیاء ملتان شریف 2012ء
8	جہانِ رضا دعوتِ اسلامی نمبر	مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ مرکز الاولیاء لاہور
9	شخصیات	دارالکتاب دہلی 2007ء
10	علامہ سیّد اَحمد سعید کاظمی کی دینی، ملی اور علمی خدمات کا جائزہ (مقالہ پی ایچ ڈی)	شعبہ علوم اسلامی جامعہ کراچی 2008ء
11	مقالات کاظمی	کاظمی پبلی کیشنز مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
12	نور نور چہرے	مکتبہ قادریہ، مرکز الاولیاء لاہور
13	عِلم وحکمت کے ۱۲۵ مدنی پھول	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی 2010ء
14	ماہنامہ السعید امام اہلسنت نمبر اگست 2010	مدینۃ الاولیاء ملتان شریف
15	غزالیٔ زماں کا طرز استدلال	ادارہ احمد سعید کنزالعلوم، پاکستان 2014ء
16	تعارفِ امیرِ اہلسنّت	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی 2007ء

فہرس

نیکی کی دعوت کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی سے منع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ **امیرُ الْمُؤمِنِین** حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ تبلیغ بہترین جہاد ہے۔ (تفسیرِ کبیر، ۳/۳۱۶)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافِلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پرعمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافِلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ
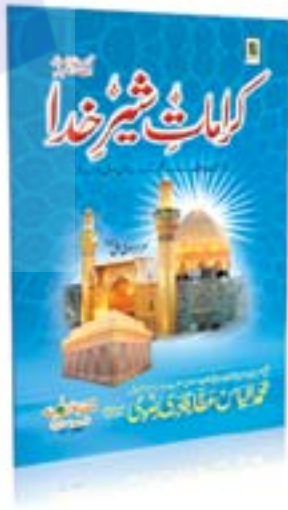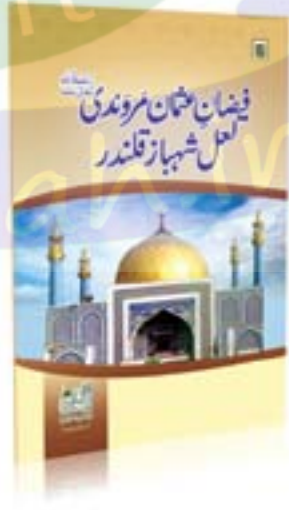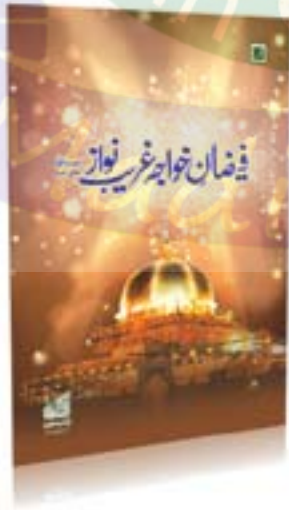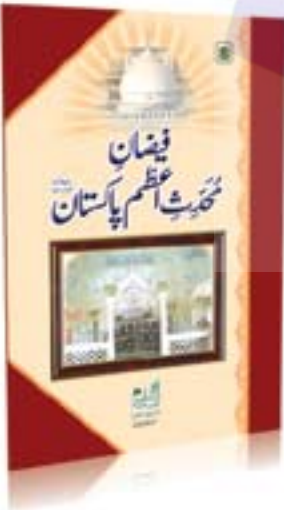
ISBN 978-969-631-412-7
0125132

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net